رمضان کا مہینہ ھجری کیلنڈر میں کہیں کھو گیا

از ڈاکٹر/ایس چوھدری

روزہ

آپ نے کسی مسلمان کے منہ سے آج تک یہ بات سنی ہے کہ وہ روزے اس لیے نہیں رکھے گا کیونکہ اس دفعہ گرمیوں میں رمضان آرہا ہے

جب کہ قران کہتا ہے"۲۲:۷۸:--ھُوَ اجۡتَبَاکُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡن---ے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی،--

آپ کے خیال میں یہ انصاف ہوگا کہ شمالی پول پر رھنے والے ١٨ گھنٹے کا اور جنوبی پول پر رھنے والے ٨ گھنٹے کا روزہ رکھیں؟آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ رمضان سردیوں میں جب آے گا تو وقت الٹ ہو جاے گا مگر ایسا ٣٢ سال بعد ہوگا۔ اور یہ ایک نارمل عمر کا آدھا حصہ ہوتا ہے جو وہ اس انتظار میں گزار دے کہ سردیوں میں روزہ رکھے گا--مگر علماء آپ کو کہیں گے یہ تو اللہ کی آزمائش ہے -

-- ھجری کیلنڈر میں جو اصل مسلہ ہے اس کی طرف کویٔ نہیں جانا چاھتا - آئیے اس ایشو کی طرف چلتے ہیں--

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام جب آیا تو کیا یہی مہینے ہوا کرتے تھے- جواب ہے کہ "ھاں" مگر ان کے نام تھوڑے سے مختلف تھے لیکن زیادہ تر عرب قبائیل انہیں ناموں سے مہنیوں کو یاد رکھتے تھے - مگر جو چیز اب مسنگ ہے وہ وہ "" لیپ کا مہینہ" ہے

قمری کیلنڈر کے مہینے رسول اللہ کے زمانے میں مختلف موسموں میں نہیں آتے تھے -بلکہ ان کے نام موسموں کے مطابق رکھے گیے تھے - جتنے بھی رائج اوقت کیلنڈر خواہ وہ شمسی ہوں یا قمری ان کی ایڈجسٹمنٹ یا تصیح کی ضرورت پڑتی ہے- کیونکہ ان سب کا مسلہ فریکشن(حصوں) کا ہوتا ہے

موجودہ شمسی مہنہ جس میں کل دن ۳٦۵ شمار کیے جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے جو زمین سورج کے گرد گھومنے میں گزارتی ہے- اصل میں یہ وقت ۳٦۵دن اور ٦ گھنٹے ہے اور یہ چھ گھنٹے دن کا ایک حصہ یا فریکشن ہے-اور یہ وقت کسی بھی کیلنڈر کا حصہ نہیں بنتا -تاریخ میں ان گھنٹوں کو نظر انداز کیا گیا مگر پھر معلوم پڑا کہ موسم پیچھے کی طرف جاتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ٹائپ رائٹر چلتا ہوا ایک مقام پر پہنچتا ہے تو پھر اس کو واپس اپنے اسی مقام پر جانا یا لیجایا جاتا ہے- اسی طرح یہ چھ(٦) گھنٹے چار سال میں چوبیس گھنٹے بن جایئں جاتے ہیں اور ۱۲۰ سال بعد وہ اکٹھے ہو کر ۳۰ دن بن جایئں گے مثال کے طور پر آپ

ایک کام مارچ میں کرنا چاھتے ہیں مگر کچھ سالوں بعد یہ مارچ فروری میں آجاے گا۔ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ ہر چار سال بعد فروری کے مہینے میں ایک دن کا اضافہ کیا جاے۔اور فروری ۲۹ دن کا ہوگا اس کو لیپ کا مہینہ کہا جاتا ہے جو زمین کی گردش کے زائد ٦ گھنٹوں کو شامل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے

کیلنڈر اس لیے صدیوں سے بناے جاتے تھے اور ہیں تاکہ موسموں یا سیزن کا پتہ چل سکے اس کائنات میں موسم اسی لیے بنے ہیں تاکہ جاندار اپنی زندگیاں اس کے مطابق گزار سکیں نباتات اپنے اندر تبدیلیاں موسموں کے مطابق لاتی ہیں ۔ گندم کو سردیوں کے موسم میں ہی کاشت کیا جاسکتا ہے نہ کہ گرمیوں کے دنوں میں بیج کھیتوں میں ڈالا جاے۔ یہاں تک تاریخ میں مذھبی رسومات بھی موسموں کے مطابق منائیٔ جاتی ہیں

قمری مہینے خواہ عرب/ یہودی یا چینی استعمال کریں وہ چاند کی گردش کو موسم کے مطابق لیتے ہیں جس طرح شمسی مہینے میں فریکشن ہوتا ہے اسی طرح قمری مہینے میں بھی ہوتا ہے

چاند کو زمین کے گرد ۱۲ چکر پورے کرنے کے ۳۵۵ دن درکار ہوتے ہیں مگر ۱۱ دن پورے کرنے کے لیے عرب ان کو موسموں کے حساب سے جمع

کرتے تھے اور وہ اس کو لیپ کا مہینہ کہتے تھے جو ۳۲ ماہ کے بعد آتا تھا۔ یعنی وہ اس وقت تک انتظار کرتے جب تک یہ گیارہ دن ایک پورے ماہ میں تبدیل نہیں ہو جاتا۔
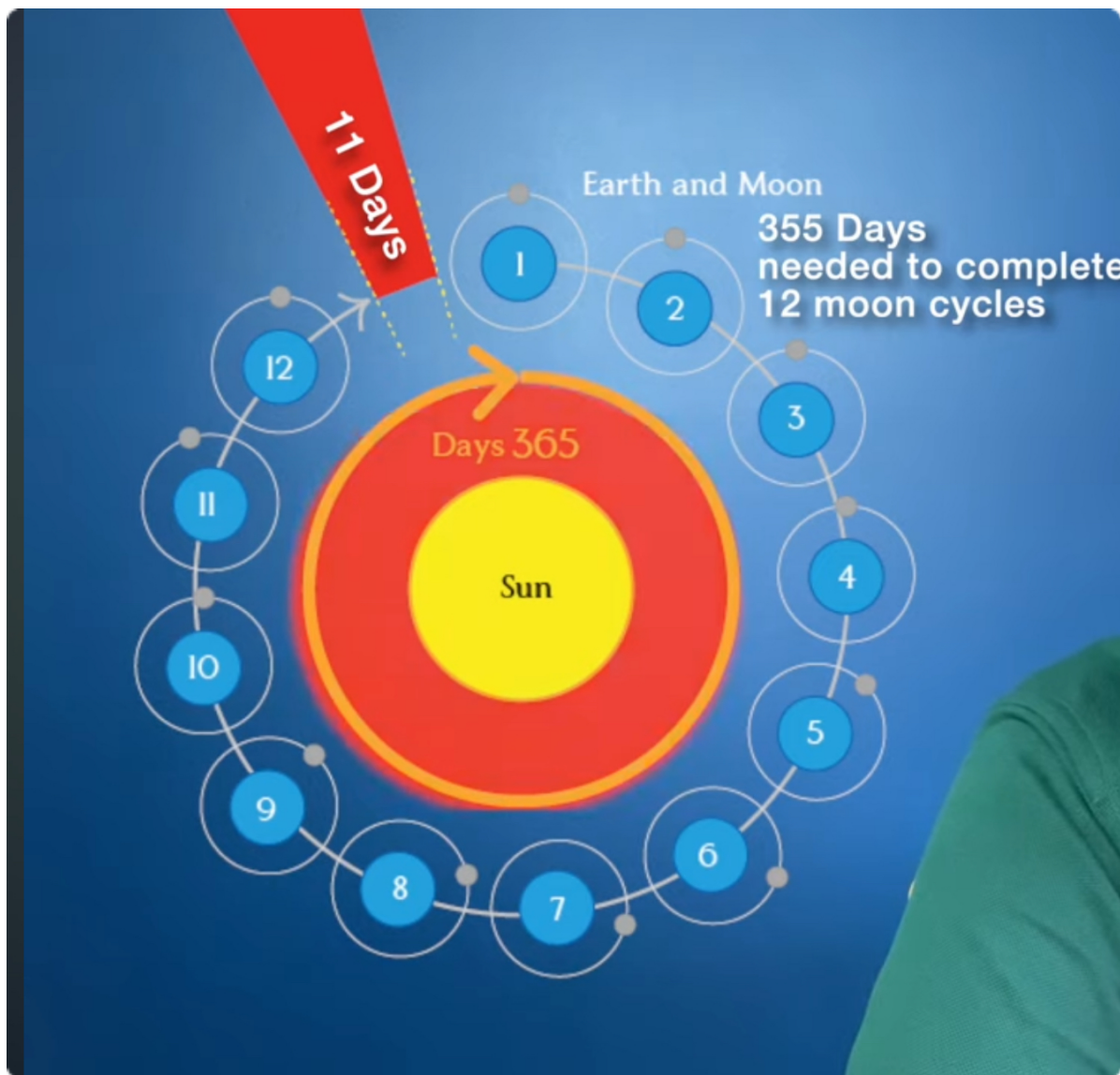
اور پھر وہ اس مہینے کو واپس کیلنڈر میں جمع کرتے تھے - اس طرح قمری مہینے موسموں کے مطابق ہوتے تھے ہر زمانے میں زراعت موسموں پر انحصار کرتی ہے کہ کس موسم میں بیج ڈالنا ہے کس موسم میں کٹائی ہونی ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح مارکیٹ کا اتار چڑھاو بھی موسموں پر منحصر ہوتا تھا پرانے

زمانے کاروان اور خاص طور پر تجارتی قافلے موسم کے مطابق سفر کرتے تھے

قران بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔١٠٦:١:لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ(اس لیے کہ قریش کو مانوس کر دیا۔)١٠٦:٢:اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ(ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے باعث۔)

عام طور پر مسلمان ہجری کیلنڈر رمضان یا حج کے لیے استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس دو ہی مذھبی تہوار ہیں جو قمری مہینوں سے منسلک ہیں - اور ان کے عمومی استعمال نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق مستقل طور پر موسموں سے نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی کیلنڈر پر عمل نہیں کیا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر میں کہتا ہوں کہ میں آپ کے پاس ربیع الاول کے مہینے میں آوں گا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کب ہو گا؟کیونکہ یہ کبھی گرمی میں اور کبھی سردی یا بہار اور خزاں کے موسم میں آ سکتا ہے۔

عام طور پر ہم ایک دن اس وقت کو کہتے ہیں جب سورج طلوع ہونے کے بعد غروب ہو جاے ۔اسی طرح ہم کیسے جانتے ہیں کہ پورا قمری مہینہ گزر گیا ہے؟

جب ایک پورا چاند نظر آنے کے بعد اماوس ہو جاے اور پھر دوبارہ نظر آے تو اس کو ایک قمری ماہ کہا جاے گا۔مگر ہم کیسے کہیں گے کہ سال گزر گیا ہے؟
عام طور ایک قمری مہینہ ۲۹.۵۳دن کا ہوتا ہے

موسم گرما میں سورج آسمان پر لمبا راستہ طے کرتا ہے۔ آسمان میں سورج کا مقام یا اس کا سایہ قدیم تہذیبوں کو معلوم تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی ادوار میں ہر ۳۲ ماہ بعد ایک لیپ کا مہینہ کیلنڈر میں شامل کیا جاتا تھا اس طرح ہر مہینہ موسم سے مطابقت رکھتا تھا۔ عربوں نے اس کو یہودیوں سے سیکھا تھا ۔اور رسول اللہ نے اپنے نبوت کے ۲۳ سالوں میں اس نظام میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔

قمری کیلنڈر میں لیپ کا مہینہ شامل کرنے سے زمین کا سورج کے گرد ایک چکر اور چاند کا زمین کے گرد ۱۲ چکر ایک ساتھ مکمل ہو جاتے ہیں اور جو موسم شمسی مہنیوں میں آتے ہیں وہ ہی قمری مہنیوں سے مطابقت رکھتے ہیں ۔

قران اس بارے میں کہتا ہے

۹:۳٦:اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ‌ ؕ ذٰ لِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ‌ ؕ

بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ہیں ان میں سے چار عزت والے اور وہ ہی دین قائم کرنا ہے - تاکہ تم اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو --

اب سوال پیدا ہوتا ہے قران کیوں بارہ مہنیوں کی بات کرتا ہے؟ کیوں تیرہ ، گیارہ یا نو مہنیوں کی بات نہیں کرتا ہے؟اس کی بنیادی وجہ وہ ہی چکر ہے جس کا ذکر پہلے کیا ہے وہ اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ ایک شمسی سال میں ١٢ قمری مہینے ہو سکتے ہیں اور وہ گیارہ دن جو زمین کی سورج کے گرد گردش اور چاند کی زمین کے گردش میں فرق ڈالتے ہیں سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں - اگر ١١ دنوں کو جمع کریں تو پھر ہمیں ایک نیا مہینہ بنانا پڑے گے اس لیے ان دنوں کو ہی پیچھے جمع کرنا ہوگا جو کہ پہلے معلوم نہیں تھے-

قران اس کی تفصیل یوں بیان کرتا ہے

٦:٩٦:فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ‌ۚ وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا‌ ؕ ذٰ لِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ

وہ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے آرام کے لیے رات بنایٔ ہے اور سورج اور چاند کا حساب مقرر کیا ہے یہ غالب جاننے والے کا بنایا ہوا ہے۔

۹:۵:هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ

و ھی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سےپیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھداروں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

عام طور پر منازل کا ترجمہ۔ منزلیں یا انگلش میں phrases of moon کیا جاتا ہے مگر عربی لٹریچر مٙیں منازل چاند کا گھٹنا یا بڑھنا اور اماوس کا ہونا نہیں ہے

عربی میں چاند کی منازل سے مراد اس کا مختلف بروج میں ھونا ہے جو کہ عدد میں بارہ ہیں اور ان کے مالک lordسات ہیں -

یہ بروج

۱- حمل ۲- ثور۳- جوزا۴- سرطان۵- اسد ٦- سنبلہ۷- میزان ۸-عقرب۹- قوس ۱۰-
جدی ۱۱-دلو ۱۲- حوت کہلاتے ہیں

عرب اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس وقت چاند کون سے برج میں واقع ہے- چونکہ ملاووں نے زبردستی ان بروج کو علم نجوم سے منسلک کیا پھر اس کو حرام قرار دے کر چاند کی منازل کو گھٹنے اور بڑھنے سے جوڑ دیا -

۱۲:۱۱:وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا

اور ہم نے رات اور دن کے لیے دو نشانیاں بنا دیں پھر رات کی نشانی کو دھندلا کر دیا اور دن کی نشانی نظر آنے کے لیے روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم برسوں کی گنتی اور وقت (حساب) معلوم کر لو اور ہم نے ہر چیز کی تفصیل بیان کر دی ہے-

قران کے مطابق وقت اور سال کی گنتی کے لیے سورج اور چاند دونوں کے بغیر نا ممکن ہے

ہم نے موجودہ قمری کیلنڈر ،جس میں ہم اپنی مذھبی عبادتیں یا تہوار ترتیب دیتے ہیں میں سے سورج کو مکمل طور پر نکال دیا ہے اور سارا انحصار قمر پر کیا ہے جس سے سارا عمل متوازن نہیں رہا-اور ہم نے قمری کیلنڈر کی اس

صلاحیت سے فائدہ نہیں آٹھایا جس سے موسمی مہینے بھی ہر سال اسی قمری مہینوں مئ آتے یعنی رمضان ہر سال جون یا جولایئ میں ہوتا -وہ کبھی سردیوں یا گرمیوں میں نہیں آتا -

اب اس قمری کیلنڈر کی یہ حالت ہو گئ ہے کہ عملی طور پر انسانی زندگیوں پر اس کا کویئ اثر نہیں بلکہ ملاووں کی روزی کا سبب بنا ہوا ہے اور ماسوائے رمضان /شوال /ذوالحج کا چاند دیکھنے کے علاوہ اس کیلنڈر کاپوری دنیا میں کہیں بھی کویئ فائدہ نہیں اٹھا سکتا-

عربوں نے ھجری مہینوں کے نام بھی موسموں نباتات اور دوسرے جانداروں کی افزائش کے وقت کی مطابقت سے رکھے ہوے تھے

١- ربیع الاول اور ربیع الثانی –ربیع کے معنی "موسم بہار" Springکے ہیں - ربیع الاول کا مطلب پہلا موسم بہار اور ربیع الثانی کا مطلب دوسرا موسم بہار ہےاور یہ دونوں مہینے ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں یعنی یہ دو ماہ ہر سال موسم بہار ہی میں آیں گے-

۲- جمادی الاول اور جمادی الثانی- جمادہ کا مطلب وہ وقت جب کویٔ پانی نہ ہو یا وہ اونٹ جس کا دودھ آنا بند ہو جاے- یعنی وہ مہینے جب نہ بارش ہو -اس کو گرمی کا آغاز یا گرمیsummerکہا جاتا ہے

۳-شعبان-اس عمل کو کہا جاتا ہے جب قبایٔل پہاڑوں کے اندر چھوٹے چھوٹے دروں میں پانی کی تلاش میں نکل جاتے ہیں -اس کا بنیادی مطلب علیحدہ ہونا ہے (ولیم لین ڈکشنری صفحہ۱۵۵۶)اور اس کا مادہ ش ع ب ہے

یہ عام طور پر جون یا جولایٔ کا مہینہ ہوتا تھا

۴-رمضان- اس کا مادہ م رض ہے جس کے بنیادی معنی ریت پر پانی گرنے سے جو تپش پیدا ہو - اس کو ال رمضی بھی کہا جاتا ہے یعنی زمین پر پہلی بارش جس سے ریت کی گرمی نکلے اس کو خزاں کا آغاز یا موسم برسات کہا جاتا تھا یہ شروع جولایٔ یا اگست / ستمبر کا مہینہ ہوتا تھا

۵-شوال - اس کا مادہ ش ول ہے - شوال کے معنی بچھو کی اٹھی ہویٔ دم کے ہیں - یہ وہ موسم ہوتا ہے جب مادہ اونٹ اپنی دمیں آٹھا لیتی ہیں اس ماہ کو افزائش کا مہینہ بھی کہتے تھے - عرب عمومی طور پر اسی مہینے میں شادی کرتے تھے - بہت سے تہوار بھی اسی ماہ میں ہوتے تھے اس لیے اس کو حرمت والا

مہینہ بھی کہتے تھے اور اس میں جنگ و جدل سے پرھیز کرتے- یہ ستمبر یا اکتوبر ہوتا تھا

٦- ذوالقعدہ-/ ذوالحج ایہ لفظ قائد سے نکلا ہے جس کے معنی بیٹھنا یا ایک مقام پر رھنا کے ہیں- اس کا نام اس لیے یہ ہے کہ اس ماہ میں تیز ھوایں یا اندھیاں چلتی ہیں اور یہ خزان کے بعد شروع ہو جاتا ہے یا موسم سرما کا آغاز ہوا چاھتا ہے اور اس مہینے میں عربوں کے لیےاپنے خیمے گاڑھنا کافی مشکل ہوتا تھا اس ماہ میں قبائل ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا بند کردیتے تھے اور اپنی جگہ پر خیمے لگاتے مگر کافی مشکل پیش آتی تھی -جب کہ حج کا بنیادی معنی احتجاج کرنا ہے اس کا مادہ ح ج ج ہے یہ وہ وقت ہوتا تھا جب قبائل اپنے اپنے معبدوں میں دیوتاوں کے آگے اپنے گزارشات رکھتے تھے اور مسایئل کے حل کے لیے قربانی دیتے- یہ دونوں مہینے موسم سرما یعنی نومبر اور دسمبر میں آتے تھے – اسلام سے پہلے -شوال تا ذوالحج حرمت والے مہینے کہلاتے تھے -

عربوں میں مخصوص قبائیل تھے جو ان مہنیوں کا حساب موسموں کی مطابقت سے رکھتے تھے

ان مہینوں کے بارے میں ابو الحسن نے اپنی کتاب المنتخب میں تفصیل بیان
کی ہے کہ عرب سولو لیونر (شمسی و قمری) کیلنڈر ملا کر استعمال کرتے تھے

المملكة العربية السعودية
جامعة أم القرى
معهد البحوث العلمية وإحياء التراث الإسلامي
مركز إحياء التراث الإسلامي
مكة المكرمة

من التراث الإسلامي

المنتخب
من
غريب كلام العرب

لأبي الحسن علي بن الحسن الهنائي
المعروف بكراع النمل
المتوفى سنة ٣١٠ هـ

تحقيق

الدكتور محمد بن أحمد العمري
الأستاذ المساعد بكلية اللغة العربية
بجامعة أم القرى
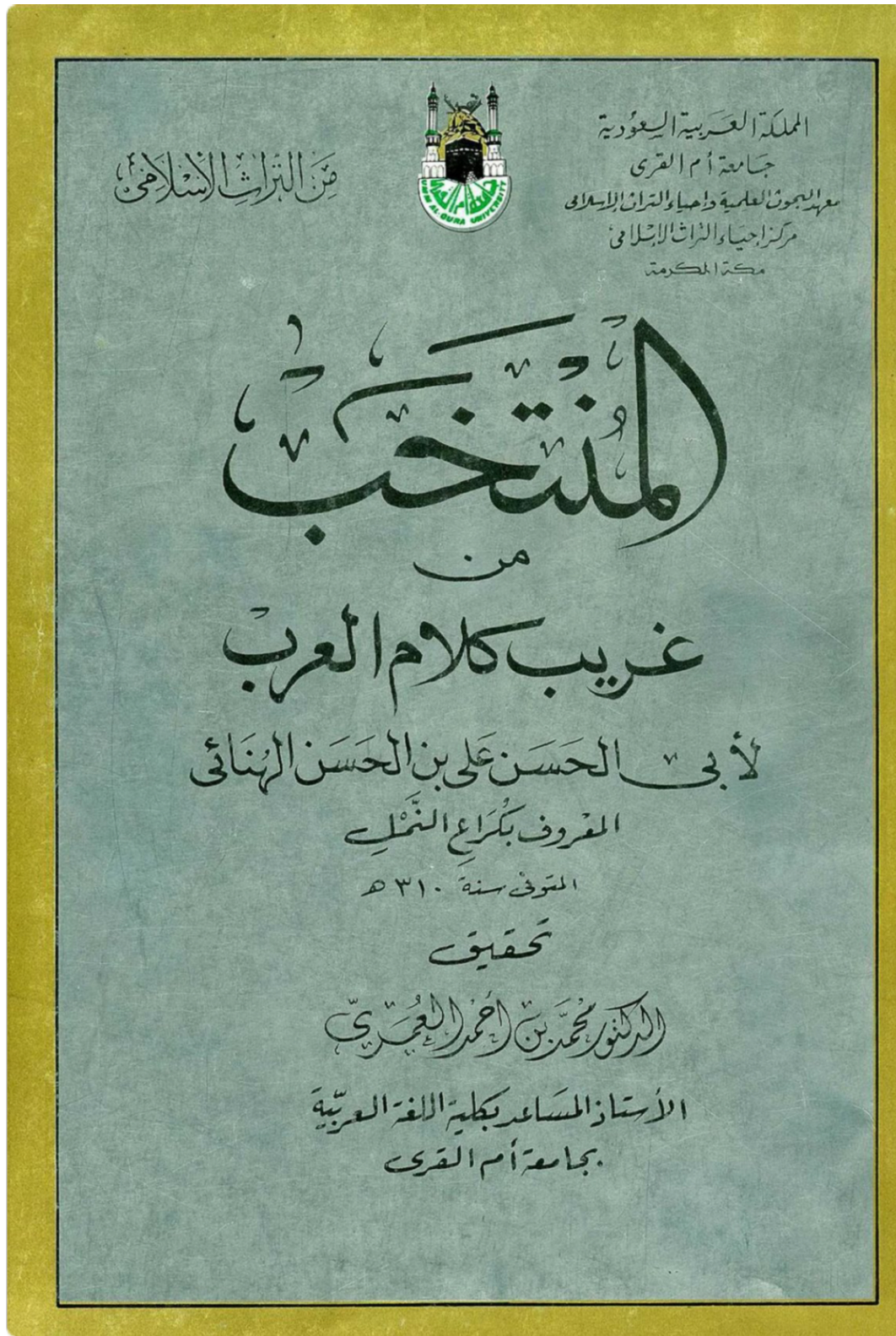
اور کنعان قبیلے کا سردار جس نے یہ شروع کیا تھا کا نام "الکلماس " تھا بعد میں
یہ کام اسی قبیلے کے معتبرین کے پاس رہا ۔

اس بات کی تصدیق خود قران بھی کرتا ہے کہ قمری مہینے موسم کے مطابق تھے

جنگ تبوک جس کے بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ وہ ۹ ھجری رجب کے مہینے میں لڑی گی-

۹:۸۱:فَرِحَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ بِمَقۡعَدِهِمۡ خِلَافَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوۡۤا اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَقَالُوۡا لَا تَنۡفِرُوۡا فِى الۡحَرِّ‌ؕ قُلۡ نَارُ جَهَـنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا‌ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَفۡقَهُوۡنَ

جو لوگ پیچھے رہ گے وہ رسول کی مرضی کے خلاف بیٹھے رھنے سے خوش ہوے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا کہ کہ "گرمی"میں مت نکلو ، کہہ دو کہ دوخ کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ سمجھ سکتے

اس آیت سے واضع ھوتا ہے کہ رجب کا مہینہ گرمیوں کے موسم میں آتا ہے - اگر لیپ کا مہنے جیسا کہ موجودہ دور میں شامل نہیں کیے جاتے تو رجب سردیوں میں بھی ہو گا جس سے اس آیت کی بنیاد ہی ختم ہو جاے گی

اب اس بات کو ثابت کر دیا کہ صرف قمری کیلنڈر جس میں لیپ کا مہنے شامل نہیں کیے جاتے قران کی آیات کے خلاف ہیں اور جو رمضان کے روزے مختلف موسموں میں رکھے جاتے ہیں سب باطل اور غیر قرانی ہیں -- اور یہی معاملہ حج کے ساتھ بھی ہے- اس لیے امت مسلمہ کو دوبارہ قمری شمسی کیلنڈر کی طرف جانا ہوگا - اب لوگ باشعور ہو چکے ہیں – اور ملاووں کا چاند دیکھنا اور پھر عیدین یا رمضان کے روزے رکھوانا غیرقرانی عمل ہے -

-